يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن وسنت اور علما امت کی توضیحات کی روشنی میں





تالیف

فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبدالحکیم حسان

ترجمہ وتخریج

فضیلۃ الشیخ ابو ریاف اعجاز احمد تنویر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن وسنت اور علماء کی توضیحات کی روشنی میں

تالیف:

فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبدالحکیم حسان حفظہ اللہ

تفہیم وتعلیق:

ابو سیاف اعجاز تنویر



مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان
Website: http://www.muwahideen.co.nr
Email: salafi.man@live.com

ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلم معاشرے میں رکھنا چاہے اور مسلمان بھی کہلوانا چاہے ایسا شخص اتنی بڑی جرأت کا ارتکاب کبھی نہیں کرسکتا(کہ وہ صاف ہی کہہ دے کہ مجھے اسلام کی بجائے عیسائیت، یہودیت، یاہندومت زیادہ پسند ہیں ۔ایسی جرأت کوئی مسلمانوں کے درمیان رہتے ہوئے ہرگز نہیں کرسکتا۔)

(۴)　اس وقت تک پھر کسی کافر سے دوستی کرنے والے مسلمان کو کافر قرار نہیں دیا جاسکتا جب تک اس کے دل کے معاملے سے خوب مطلع نہ ہوجائیں۔اگر تو ہم اس کے دل کو پھاڑ اور چیر کر دیکھ لیں کہ واقعتا اس کے دل میں کافروں کے دین کی محبت اور پسندیدگی نہیں تو ہم اس کو کافر کہیں گے ورنہ نہیں۔یہ بھی ایک ناممکن چیز ہے۔ہماری جس کتاب کے چھٹے باب کی تفہیم وتشریح آپ اپنے ہاتھوں میں لیے پڑھ رہے ہیں۔اس کتاب کے دوسرے باب میں ہم نے تفصیل سے اس موضوع پر روشنی ڈالی ہے اور علماء کا اجماع اس بارے میں نقل کیا ہے کہ کسی بھی حکم کا تعلق ظاہری اقوال وافعال سے ہوتا ہے۔اندرونی باتوں، درپردہ حالات اور قلبی معاملات پر دین میں حکم نہیں لگایا جاسکتا۔خفیہ اعمال واقوال کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔اگر کوئی شخص خفیہ اور پوشیدہ باتوں پر حکم لگانے لگ جائے گا تو وہ کتاب اللہ، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع امت کی خلاف ورزی کا ارتکاب کرے گا۔علاوہ ازیں یاد رہے کہ اس کے ساتھ ساتھ اس کا موقف ایک بہت ہی گمراہ اور باطل فرقے "مرجیہ" کے ساتھ موافقت کرجائے گا۔کیونکہ ان کا بھی یہی نظریہ وعقیدہ ہے کہ "فقط ظاہری اعمال سے کوئی شخص کافر نہیں ہوتا۔کافر اس وقت ہوتا ہے جب دل سے وہ کفر کو پسند کرے اور کفر کا عقیدہ رکھے۔"

وجہ ثانی:

امام رازی نے اپنی گزشتہ گفتگو میں جو موقف اختیار کیا ہے۔اس پر قرآن مجید سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع امت سے کوئی صحیح دلیل پیش نہیں کی۔یہ بات ہر شخص جانتا ہے کہ ہر وہ بات جس کے پیچھے کسی صحیح اور شرعی دلیل کی سپورٹ نہ ہو وہ بات بیکار اور فضول ہوتی ہے۔خاص طور پر کفر اور ایمان کے مسائل میں تو بغیر دلیل کے کوئی بات کہی ہی نہیں جاسکتی۔

اس کے برعکس صورت حال یہ ہے کہ امام رازی کے موقف کے خلاف ہم نے گزشتہ ساری گفتگو میں قرآن مجید کی بہت زیادہ آیات بیان کی ہیں۔پھر ان آیات کے تحت وہ تفسیری اقتباسات بھی بیان کیے ہیں جو مستند مفسرین نے اپنی اپنی تفسیری کاوشوں میں درج کیے ہیں۔